صدارتی درس

آیئے دین سیکھئے کورس 2021

ڈاکٹر پروفیسر محمد عظیم فاروقی (دامت برکاتہم)

؎ کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

؎ مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دے تیرے نام پہ مٹا ہوں مجھے کیا غرض نشاں سے

اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے ماہ رمضان کی مبارک سعادتوں میں پاکیزہ با مقصد پروگرام میں حاضری کی سعادت سے سرفراز کیا۔ آیئے دین سیکھئے کورس اللہ کی دی ہوئی توفیق سے آج یہ مرکز مجددیہ گوجرانوالہ میں اپنی پوری آب وتاب کیساتھ اللہ تعالی کے قرآن کے نور کو فیض کو مشن کو پروگرام کو پھیلانے اور عام کرنے میں جو اپنا نمایاں کردار ادا کر رہا ہے اس میں جتنے بھی شرکاء ہیں وہ یقیناً اپنے دامن کو اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے بڑھ رہے ہیں۔

حضور ﷺ کا فرمان عالیشان ہے

''جس خوش نصیب کا تعلق قرآن سے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔''

جس خوش نصیب کا تعلق مسجد سے دیکھو اس کے ایمان کی بھی گواہی دو کہ بیت اللہ کیساتھ تعلق رکھتا ہے تو کیسی دونوں پاکیزہ نسبتیں آج حاصل ہیں۔ قرآن بھی ہے اور بیت اللہ بھی ہے قرآن بھی ہے اللہ کا گھر مسجد بھی ہے اور اسی قرآن کے نور اور فیض کو اللہ کے گھر میں بیٹھ کر ہم اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہیں حضور ﷺ کی متعدد حدیث اس بات پر گواہ ہیں۔

متفق حدیث کا مفہوم حضور ﷺ نے فرمایا کہ

جب اللہ کے بندے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھتے ہیں قرآن سیکھنے سیکھانے کیلیئے تو اللہ تعالی ان کو بیشمار انعام واکرام عطا فرماتے ہیں اجر وثواب عطا کرتے ہیں۔

ان میں سے ایک فیض انکو یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالی ان پر فیض سکینہ نازل کرتا ہے ایک فائدہ یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالی کی رحمت ان کو اپنے کرم میں ڈھانپ لیتی ہے ایک فائدہ ان کو یہ بھی ملتا ہے کہ آسمان سے فرشتے آ کر ان کی مجلس میں بیٹھتے ہیں ایک انہیں برکت اور فائدہ یہ ملتا ہے کہ وہ زمین پر بیٹھ کر گھر میں بیٹھ کر اللہ کے کلام کو پڑھتے ہیں سیکھتے ہیں سیکھاتے ہیں اللہ تعالی عرش اولی پر مقرر فرشتوں کو بولا کر ان کر ذکرِ خیر کرتے ہیں نام لے کر ذکر ہوتا ہے (سبحان اللہ)

وہ ربِ کریم جوکُل کائنات کا خالق و مالک ہے ہم زرہ ناچیز ہیں ہماری کوئی اوقات نہیں ہے ہماری کوئی حیثیت نہیں ہے اس ذاتِ برکات کے آگے وہ اپنی شانِ قدرت کیساتھ ان خوش بختوں کا نام لے لے کر فرشتوں کے آگے ذکرِ خیر کرتے ہیں۔

تم مجھے یاد کر رہے ہو خاطر جمع رکھو میں اعلی مقرب فرشتوں کو بولا کر میں تمھیں یاد کر رہا ہوں تم ایک بار یاد کر رہے ہو میں تمھیں ستر مرتبہ یاد کر رہا ہوں تم تو اتنی دیر یاد کر رہے ہو جتنی تمہاری زندگی ہے میں اتنی دیر تمہیں یاد کرتا رہوں گا جتنی میری زندگی ہے تم یاد کرتے ہو اپنی بساط کے مطابق توفیق کے مطابق ہمت اور طاقت کے مطابق میں تمہارا ذکرِ خیر کرتا ہوں جتنی میرے اندر طاقت ہے ہم کتنے خوش بخت ہیں کہ ماہِ رمضان کی ان مقدس سعادتوں میں اللہ تعالی کے پاک کلام کو پڑھنے کیلئے جمع ہیں اور یہ خواتین اسلام یہ بردرانِ طریقت اور بہت سارے خوش بخت جو کسی مجبوری سے نہیں آسکتے یا نہیں آسکے وہ گھروں میں آن لائن بیٹھ کر اس مبارک نشست میں حاضری کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ان سب کی عظمتوں کو سلام کیا جاتا ہے۔

عزیز پروفیسر محمد وسیم فاروقی صاحب کا مجھے یہ بیان بہت اچھا لگتا ہے آپ فرماتے ہیں

ہم صرف قرآن پڑھاتے نہیں قرآن سیکھاتے ہیں، ہم صرف سیکھاتے نہیں بلکہ اس پر عمل کر کے دیکھاتے ہیں، ہم صرف عمل کر کے نہیں دیکھاتے بلکہ ہم اس نور و فیض کو پوری دنیا میں عام کرنے کا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔

قرآن پاک کے مجھ پر اور آپ پر جو بنیادی پانچ حقوق ہیں

☆اس میں پہلا بنیادی حق یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے نبی بھی ایمان لاتا ہے یہ اللہ کا کلام ہے یہ رشد و ہدایت کا پیغام ہے۔ یہ جو رحیم ہے یہ جو کریم ہے یہ کبیر ہے یہ قرآن مقدس جو ہے یہ میرے رب کا کلام ہے اور میں دل و جان سے اس کو قبول کرتا ہوں۔

☆اس کا دوسرا حق یہ ہے کہ اس کو پڑھا جائے اور صرف پڑھا نہ جائے بلکہ پڑھنے کا حق ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ صرف قرآن پڑھتے نہیں بلکہ پڑھنے کا حق ادا کرتے ہیں۔

☆ تیسرا حق ہے اس کو صرف پڑھا نہ جائے بلکہ جو پروفیسر محمد وسیم فاروقی صاحب کا نعرہ ہے اس کو سمجھا جائے یہ سمجھنے کیلئے ہے یہ اللہ تعالی کی طرف سے پیغام ہدایت ہے یہ آخری الہامی کتاب ہے جس کو جبرائیل آمین لے کر آئے اور اپنے آخری پیغمبر کو عطا کیا اس میں رشد و ہدایت ہے اس میں شفائیں بھی ہیں اس میں رحمتیں بھی ہیں یہ متقین کیلئے ہدایت کا آخری اللہ کی طرف سے پیغام ہے۔

؎اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

سمجھا جائے اس کو

☆اسکا چوتھا حق یہ ہے جو بات سمجھ میں آجائے اس پر پھر عمل کیا جائے۔ اعمال بھی عمل صالح بھی قرآن مقدس کی معلومات اکٹھی کرنا مقصد

نہیں کہ اس کے تیس پارے ہیں اس کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں اس کے پانچ سو چالیس رکوع ہیں اس کی سات منزلیں ہیں چھ ہزار چھ سو چیاسٹھ آیات ہیں یہ تائیس سال میں نازل ہوا اس کی اتنی مکی سورتیں ہیں اس کی اتنی مدنی سورتیں ہیں مکی سورتوں میں یہ پیغام ہے مدنی سورتوں میں یہ پیغام ہے اس کو اس طریقے سے جمع کیا گیا اس کی تدفین کی گئی۔ مقصد صرف معلومات اکٹھی کرنا نہیں بلکہ ان ہدایات کو سمجھ کر ان پر عمل کرنا ہے۔

سرکار ﷺ نے فرمایا

یہ قرآن تیرے حق میں دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہے۔

اگر کوئی اس کو پڑھتا ہے اگر کوئی اسکو سمجھتا ہے اور اس کے مطابق اپنی زندگی گزارتا ہے اس اسوۂ حسنہ کو اپناتا ہے تو پھر یہ تیرے حق میں دلیل ہے تیرے لیے جنت کا راستہ ہے تیرے لیے کامیابی کی کنجی ہے تیرے دونوں جہان معمور ہیں اس کے ساتھ لیکن اگر پڑھ کر سمجھ کر کوئی اس پر عمل نہیں کرتا تو پھر خسارہ ہے تیرے لیے عمل ضروری ہے۔

؎ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی　　　یہ خاکی اپنی فطرت پر نہ نوری ہے نہ ناری ہے

☆اس کا پانچواں حق یہ ہے کہ جو فیض مجھے ملا ہے جو فیض ہمیں ملا ہے جو اس کی حسنات و برکات ہم نے اپنے دامن میں سمیٹیں ہیں ان کو اپنے تک محدود نہ رکھے بلکہ پوری دنیا میں اس کو پھیلا دو۔

؎ قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے　　　دہر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

؎ میری زندگی کا مقصد آقا تیرے دین کی سرفرازی　　　میں اسی لیے مسلمان میں اسی لیے نمازی

اس پیغام کو پھیلایا جائے امر بن المعروف کیا جائے نہی المنکر کیا جائے اقامتِ دین کا کام کیا جائے۔

؎ وقت فُرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے　　　نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

یہ ساڑھے چودہ سو سال پہلے کا نازل ہوا قرآن آج بھی بمشکل تیس چوبیس فیصد لوگ اس کو مانتے ہیں ہمارے نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں ہمارے رب کریم پر ایمان لاتے ہیں جس طرح ایمان لانے کا حضور ﷺ نے حکم دیا ہے چودہ سو سال ایک ہزار ساڑھے چار سو سال کم و بیش گزر گئے یہ کس کی قصور ہے یہ کس کی غلطی ہے؟ یہ کس کی کوتاہی ہے آج اتنا تیز یہ میڈیا کا دور جو ہے یہ انٹرنیٹ کی دنیا جو ہے یہ سیٹلائٹ کا نظام جو ہے لیکن ابھی تک ہم تیس فیصد یا چوبیس فیصد سے آگے ہم دین اسلام کو نہیں پھیلا سکے اور اگر عمل کی بات کی جائے تو انسان انتہائی افسردہ ہو جاتا ہے۔

☆ایک محتاط سروے کے مطابق جو اس قرآن کو اللہ کا کلام مانتے ہیں جو اللہ رب العالمین پر ایمان رکھتے ہیں جو محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ پڑھتے ہیں جو اسلام کو اپنا دین مانتے ہیں جو اسلام کو ہی حق کا معیار قرار دیتے ہیں جو دین پر ایمان رکھتے ہیں اسلام پر یقین رکھتے ہیں جو کلمہ

محمدی پڑھنے والے ہیں جوکلمہ شہادت کی گواہی دینے والے ہیں جوقرآن کے حاملین ہیں ان میں بمشکل جو ہےکلمہ پڑھنے والوں میں تین سے پانچ فیصد لوگ پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں جو پڑھتے ہیں وہ الگ بات ہےلیکن چلو پڑھنے والوں میں شامل ہیں تین سے پانچ پرسنٹ بمشکل نماز پڑھتے ہیں جس کا اللہ نے ساڑھے سات سومرتبہ اس قرآن میں حکم دیا جس کا شریعت محمدی میں ساڑھے سات ہزار دفعہ ہمیں حکم دیا تو معیار یہ ہے کیوں ہے؟ یہ کس کی ڈیوٹی تھی یہ نماز کا پیغام دینے کی یہ قرآن کا پیغام دینے کی یہ اقامتِ دین کی ڈیوٹی یہ میری ہےاورآپ کی ہے یہ ہم سب کی ہے۔

حضورﷺ نے فرمایا

تم میں سے ہرکوئی نگہبان ہےاور ہرایک سےاس کی رعایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

اپنے آپ کواپنے گھر والوں کی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ یہ ہمارا فرض تھا یہ ہماری ڈیوٹی تھی ہم اپنے بچوں کو بچیوں کو بہنوں اپنے بھاؤں کواپنی بیویوں کواپنےشوہروں کواپنے دوستوں کواپنے رشتہ داروں کوہم ٹارگٹ کرکے پانچ وقت کا نمازی بنائیں۔

☆ قرآن کا قاری بنائیں اسلام کا حقیقی پیروکار بنائیں لیکن ہمارے ٹارگٹ ہی اور ہیں۔

رام رام جپنا پرایا مال اپنا

؎دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے اس گھر کوآگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ہم جنہوں نے پوری دنیا میں اس پیغام کو پھیلانا تھا میرے قبلہ عالم فرمانے لگے تین سے چار فیصد کلمہ پڑھنے پر پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں جو دین کا ستون ہے جس نے اس کو قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا۔

جو اتنا مشکل اور بار بار دیا گیا حکم ہے حضورﷺ نے فرمایا

لا اله الله محمد رسول الله.ﷺ

یہ کلمہ جو ہے ایک ایک دعوا ہے کہ میں مسلمان ہوں میں مومن ہوں میں اللہ کی توحید کا اعلان کرتا ہوں محمدﷺ کی خاتم النبین پرایمان رکھتا ہوں میں قرآن کی احکامیت پر ایمان رکھتا ہوں اسلام میرا دین ہے اللہ میرا رب ہے محمدﷺ یہ میرے نبی ہادی اور مرشد ہیں یہ اس کا جو اعلان کرتا ہے کلمہ طیبہ کا جو مطلب ہے لیکن یہ صرف ایک دعوا ہے دلیل نہیں کہ میرا نام غلام رسول ہے غلام محمد ہے عبداللہ ہے میں عبدالکریم کا بیٹا ہوں میں محمد علی کا بیٹا ہوں اس کی دلیل یہ نہیں ہے فرمایا کہ یہ محض دعوا ہےاس کی دلیل پانچ وقت کی نماز ہے نماز لاؤ تو اس میں ہم سارے ذمے دار ہیں پھر آپ فرمانے لگے کہ اگر جمعے کی بات کریں جو ہفتے کے بعد صرف ایک دن ہوتا ہے تو بمشکل پانچ سے سات پرسنٹ لوگ نمازِ جمعہ پڑھتے ہیں پوری دنیا میں تئیس چوبیس فیصد جو اپنے آپ کو دین کا ٹھیک ہے دعوا ہے مومن ہے اسلام پر ایمان رکھتے ہیں یقین رکھتے

ہیں اللہ کی وحدنیت پر محمدﷺ کی نبوت اور رسالت پر قرآن کی احکامیت پر جو اپنے آپ کو مومن کہلاتے ہیں یہ ان میں سے جو تیئیس چوبیس فیصد میں سے نماز کیساتھ عمل کیساتھ یہ ہمارا حشر ہے تو احکامتِ دین اللہ تعالیٰ نے قرآن مقدس میں حکم دیا فرمایا

دیکھو دیکھو اگر تمہیں کوئی زمین پر قدرت مل جائے حکومت مل جائے اقتدار مل جائے اختیار مل جائے کوئی تمہاری بات کسی کے کانوں تک مضبوطی سے پہنچ سکے اور تم اپنا حکم نافذ کر سکو تو

☆ پہلا کام یہ کرو کہ جہاں جہاں تمہاری آواز جاتی ہے تمہارا اختیار اور اقتدار جاتا ہے ہر ایک کو پانچ وقت کا نمازی بناؤ۔

☆ دوسرا کام زکوۃ کا نظام قائم کرو۔ یہ بھی صرف کاغذوں میں رہ گیا ہے۔

؎ رہ گئی رسمِ اذاں روحِ بلالی نہ رہی　　　　فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی

اس قرآن کا حق یہ ہے کہ اس پر ایمان لائیں اس کو پڑھیں اس کو سمجھیں اس پر خود عمل کریں اور خود عمل کرنے کیساتھ ساتھ پھر آگے تواسب بالحق اور تواسبِ صبر کرے اور اس نور کو پھیلائے۔

حضورﷺ نے فرمایا

اے علی المرتضیٰ شیر خداؓ میرے بھائی تیری بخشش کیلیئے اتنا ہی کافی ہے کہ تیری کوششوں سے تیری محنتوں سے تیری تبلیغ سے کوئی ایک شخص کفر کو چھوڑ کر شیطان کو چھوڑ کر برائی کو چھوڑ کر نیکی اور ہدایت کی راہ پر چل پڑے تو نے اپنی بخشش کا سامان کر لیا ہے

آج جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے؟ قرآن کے قریب ہونے کی ہے اور عمل کی ہے کیونکہ

Action Speaks Louder than Words

عمل کی حیثیت کہنے سے زیادہ مضبوط ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت سے فرائضِ منسب ہماری ڈیوٹی کیا ہیں؟

ہم اکثر گلہ کرتے ہیں ہمیں یہ نہیں ملا ہمیں وہ نہیں ملا جب بیٹی تھی تو ماں اچھی نہیں ملی جب بیوی بنی تو ساس اچھی نہیں ملی ساس بنی تو بہو اچھی نہیں ملی یہ کبھی سوچا ہی نہیں کہ میں اچھی بیٹی نہ بن سکی میں اچھی بیوی نہ بن سکی میں اچھی بہو نہ بن سکی کیونکہ یہ جو گلے شکوے ہیں ان کا کھوج لگانا ضروری ہے ساری زندگی خواہش ہی رہتی ہے اپنا گھر ہونا چاہیئے خواہش ہی رہتی ہے اپنی سواری ہونی چاہیئے خواہش رہتی ہے اولاد نیک ہونی چاہیئے ہمارا گھر ایک آئیڈئل گھر ہونا چاہیئے ہمارے دوست بے مثال ہونے چاہیئے ہمارا خدا ہر وقت ہم پر مہربان ہونا چاہیئے سرکار دو جہاںﷺ ہمیں ہر وقت اپنی محبت اور شفقت سے اپنے دیدار سے مشرف فرماتے رہیں میرا شیخ بھی مجھ پر مہربان ہو جہاں سے گزر جاؤں لوگ چاہت کریں عزت کریں احترام کریں پیار کریں ان کا دل چاہے کاش میں بھی ایسی بن جاؤں کاش ہم بھی ایسے ہو

جائیں وجہ کیا ہے ہم ہاتھ ملتے رہتے ہیں گڑ تے رہتے ہیں گلے شکوے کرتے رہتے ہیں کبھی خدا سے شکوے کبھی نبی ﷺ سے شکوے کبھی ماں باپ سے گلے شکوے کبھی اولاد سے گلے شکوے کبھی شوہروں سے کبھی بیویوں سے ہر جگہ جو ہے بے سکونی ہے بے یقینی ہے یہ افراتفری ہے اس کا آخر حل کیا ہے؟

سورۃ البقرہ کا حقیقی مفہوم

اللہ تعالی نے ہماری ہر خواہش کی تکمیل کا حل اس آیت میں بیان کر دیا ہے دیکھوں میرا کہا ہوا غلط ہوسکتا ہے میرے کیے ہوئے وعدوں میں کمی آسکتی ہے لیکن اللہ تعالی کا قانون اٹل ہے۔

''ہر حق اور ہر سچ تیرے رب کی طرف سے ہے''

☆ کبھی شک نہ کرنا یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں اللہ نے جو کہہ دیا وہ پتھر پر لکیر ہے ساری دنیا کی بات جھوٹی ہوسکتی ہے اللہ تعالی کا کوئی وعدہ کوئی بات جھوٹی نہیں ہوسکتی نہ اللہ کے نبی کی کوئی بات جھوٹی ہوسکتی ہے۔

☆ میں نے تم لوگوں سے جو وعدے کیے ہوئے ہیں میں ان کی غلاف ورزی نہیں کرتا۔

☆ اللہ یہ وعدہ کرے میرے بندوں دل چھوٹا نہ کرو ہمت نہ ہارو غم نہ کھاؤ غالب تم ہو گئے کامیابی تمہارے لیے ہے ہر کامیابی اور کامرانی تمہارا حق ہے میں نے ہر کامیابی تمہارے مقدر میں لکھ دی ہے اگر ایمان کے تقاضے تم پورے کرتے ہو۔

ایمان کے تقاضے تم پورے کرو کامیابی میں نے تمہارے لیے رکھی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا

اوئے جنت چاہتے ہو اللہ کو راضی کرنا چاہتے ہو خیر کے طلبگار ہو آؤ آؤ میں تمہیں طریقہ بتاتا ہوں تم دو چیزوں کی مجھے ضمانت دو تمہارا نبی تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہے۔

☆ اپنی زبان کا صحیح استعمال کرو

☆ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو

ان دو چیزوں کی تم حفاظت کرلو جنت کی گرنٹی میں دیتا ہوں۔

مستجب دعا بننا چاہتے ہو جو تمہارے منہ سے نکلے پورا کرلیا جائے ہر دعا تمہاری مقبول ہوجائے آؤ آؤ طریقہ میں تمہیں سمجھتا ہوں عمل تم کرو اگر وہ طریقہ سو فیصد نہ نکلے تو میں اس کے لیے ذمے دار ہوں تم جب بھی بولو سچ بولا کرو منہ میں جب کوئی لقمہ لے کر جاؤ حلال کا لے کر جاؤ صدق مقال عقلِ حلال تم کرو تو جنت کی گرنٹی مستجبات دعا ہونے کی گرنٹی میں تمہیں دیتا ہوں۔

معاشرے میں عزت چاہتے ہو؟ کامیابی چاہتے ہو کہ جہاں سے تم گزرو لوگ تمہیں سلیوٹ کریں تمہارا احترام کریں تمہاری آؤ بھاگت کی

جائے کوئی لمبے چوڑوں وظیفوں کی ضرورت نہیں ہے تمہارا نبی تمہیں سادہ سا ایک اصول بیان کرتا ہے طریقہ سمجھتا ہے عمل تم کرلو ہر جگہ تمہاری عزت ہونے کی میں گرنٹی دیتا ہوں۔

☆ پہلے نمبر پر جو تمہیں ملا کرے اس کو بڑھ کر السلام وعلیکم کہا کرو۔ کتنے پیسے لگتے ہیں کتنا زور لگتا ہے۔ پہلا کام یہ کرو ہر ایک کو سلام کیا کرو چھوٹا ہو بڑا ہو اپنا ہو بیگانہ ہو دوست ہو دشمن ہو۔

☆ سنو سنو دوسرا کام یہ کرو جب بھی کسی کو بولاؤ اس کو اچھے نام سے بولاؤ عبدالرشید کو شیدہ نہیں سیٹ عبدالرشید صاحب چوہدری غلام محمد صاحب حافظ محمد رمضان صاحب جانا نہیں کتنے پیسے اس پر لگتے ہیں کیا نبی ﷺ اس پر جھوٹ بول سکتے ہیں کیا ان کا کہا غلط ہوسکتا ہے نہیں ہوسکتا آپ تو اعلانِ نبوت سے پہلے بھی صادق وامین تھے رسول کریم ہیں رؤف ورحیم ہیں اللہ کے محبوب ہیں خلق عظیم کے وارث ہیں رحمت العالمین ہیں خاتم النبیین ہیں۔

؎ جدھے ہاتھ نوں رب اپنا ہاتھ آخے ہوئے کافر جدھرا انوں وگ آخے

؎ ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ

صحیح نام سے بولایا کرو جس کو سن کر خوش ہوتا ہے فرمایا صرف موجودگی میں نہیں عدم موجودگی میں بھی بعض اوقات سامنے ہوتو بندہ چاپلوسی کردیتا ہے خوشامد کر جاتا ہے فلاٹرین ہوجاتی ہے مطلب نکلنا ہے کام کروانا ہے اس سے اپنا مطلب حاصل کرنا ہے تو سامنے عزت کرتے ہیں۔

بغل میں چھری ہوتی ہے منہ میں رام رام ہوتا ہے

فرمایا نہ جب جو جود ہو تب بھی اچھے نام سے بولاؤ جب موجود نہ ہو تب بھی اچھے نام سے یاد کرو یہ نہیں کہ بیگا آیا تھا لنگڑا آیا تھا وہ چوئی یہ جو نام رکھے ہوتے ہیں الٹے سیدھے یہ شرعاً حرام ہے۔

☆ اللہ تعالی نے سورۃ الفرقان میں بڑی تفصیل سے ان چیزوں سے روکا ہے متعدد آیات ہیں کہ بُرے نام سے نہ بولاؤ بعض خوش دلی سے خودی بچوں کے نام بگاڑتے رہتے ہیں فضول سے پاپو پاپی پپ ان سب کا معنی ہے کتے کا بچہ تو اپنے بچوں کو خودی گالی بنا لیتے ہیں اچھے نام سے بولاؤ چھوٹوں کو بھی بُروں کو بھی نام سے بولاؤ سرکار ﷺ نے کبھی بھی محمد نہیں کہا بلکہ سیدہ عائشہ صدیقہ کہا مسز محمد نہیں اور سیدہ خاتونِ جنت کو مس محمد نہیں فاطمہ الزہرہ کہا نام لیا شناحت بنائی تعارف دیا identity کو ایک نولج کیا۔

سرکار ﷺ فرماتے ہیں اپنے بچوں کو عزت دیا کرو۔

کس کو عزت دو؟ بچوں کو ابا جان کو تو دینی ہے دادے کو تو دینی ہے یہ تو مارے گا بڑا سخت اماں کی ہتق کی تو تھپڑ پڑے گا بچوں کو عزت دو۔

Child is Father of man......

بچہ جو ہے وہ انسان کا باپ ہے اسی نے بڑا ہونا ہے بچہ منہ سے کچھ نہیں بول سکتا اڑھائی سال کا بچہ سب کچھ دیکھ رہا ہوتا ہے سب کچھ percieve کرر ہا ہوتا ہے اپنے پورے کاغذ پر صبر کرر ہا ہوتا ہے بچہ اپنے باپ کی پگ کو پہچانتا ہے اپنی ماں کی آواز کو پہنچانتا ہے اس کے ڈوپٹے کو پہنچانتا ہے وہ اپنے گھر کے جانور کو پہنچانتا ہے وہ اپنے گھر کی مرغیوں کو پہنچانتا ہے ہر شے کا اس کو علم ہوتا ہے ہم کہتے ہیں اس کو کسی شے کا پتہ نہیں ہے پتہ ہے اسے بول نہیں سکتا ابھی نالج نہیں ہے اس کو ابھی تعلیم آئے گی تو الفاظ بھی آجائیں گے۔ اظہار بھی آجائے گا communication بھی ہو جائے گی۔

☆ **اولاد کو عزت دیا کرو اولاد کو عزت دینے میں پہلا ان کا حق ہے ان کا اچھا نام رکھو اور ان کو اچھے نام سے پکارا کرو۔**

مجھے یاد ہے والدہ محترمہ جب بھی کہتی ہمیشہ محمد عظیم کہتی تھی محمد عظیم میرا بیٹا آیا ہے۔ الٹے نام نہیں ڈالے کسی بچی اور بچے کے اس کو رواج نہیں کیا ہم یہ باتیں تو سارے جانتے ہیں عمل نہیں کرتے تبھی پریشان ہیں۔

سرکار ﷺ نے فرمایا

ہر جگہ عزت ہوگی سلام میں پہل کیا کرو اور اچھے ناموں سے بولایا کرو۔

☆ **تیسرا اصول حضور ﷺ نے فرمایا**

جب کوئی تمہارے پاس آجائے تم اس کو اکموڈیٹ کرنے کی کوشش کرو اس کو جگہ دو بیٹھاؤ اس کو کوئی فون کر رہا ہے کوئی آپ کے گھر دستک دے رہا ہے۔ کوئی آپ کے دفتر میں آگیا ہے کوئی آپ کے گھر میں آگیا ہے کوئی آپ کے پاس حاجت مند آگیا ہے تو یہ نہیں کہ اس کے تالو پر سوار ہو جاؤ۔

جنہاں کھاتا مانگ کے انہاں مانگت ماری ٹھانگ کے

یہ حال نہ ہو کہ یہ تو خود مانگت ہے میں کس جگہ آکر پس گیا ہوں۔

چوراں نوں پئے گئے مور موراں نوں پیا بچہ اں تو یہ کیفیت نہ ہو تمہاری اعلیٰ ظرفی یہ ہے سارے بزرگوں نے اولیاء نے صوفیا نے ایک مشترکہ اصول بیان کیا ہے ساری شریعتوں کی روشنی میں کہ جو درویش ہوتا ہے جو اللہ والا ہوتا ہے جس کو ہم ولی اللہ کہتے ہیں اس کی پہلی نشانی یہ ہوتی ہے کہ وہ مہمان نواز ہوتا ہے امیروں کی نہیں دولت مندوں کی نہیں وہ مہمان نوازی نہیں وہ چاپلوسی میں بعض اوقات آجاتا ہے وہ سیاسی افطار پارٹی ہے وہ بزنس ڈیل کی پارٹی ہیں وہ دنیا کے رکھ رکھاؤ کیلئے ہیں نا نہ جس سے تمہیں کوئی صلہ ملنے کی توقع نہیں ہے اس کو کھانے کھلانا اس کو accomodate کرنا اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔ جیسے کوئی دروازے پر نہیں بیٹھنے دیتا جس کو کوئی منہ نہیں لگنا چاہتا جس کو کوئی سلام کا جواب نہیں دینا چاہتا آپ اس کو Accomodate کریں قرآن کہتا ہے۔

وہ کھانے کھلاتا ہے موٹے پیٹ والوں کونہیں موٹی گردنوں والوں کونہیں جو پہلے ہی بھرے ہوئے ہیں سیٹ اور رئیس ہیں ان کونہیں وہ کھانے کھلاتا ہے اللہ کی محبت میں مسکینوں کو کھلاتا ہے یتیموں کو کھلاتا ہے قیدیوں کو کھلاتا ہے۔ اب ان بے چاروں سے کیا توقع ہے جو خود مسکین ہے اس نے ہمیں کیا دینا ہے۔ جو مسکین ہے ہم اس سے کیا aspect کریں گے جو قیدی ہے وہ تو خود قید میں ہے۔

؎ وہ سوداگری نہیں عبادت خدا کی ہے　　　اے ناسمجھ جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

یہ مشکل کام ہے ویسے اسی لیے ہماری عزت نہیں ہوتی ناہم کروانا چاہتے ہیں لیکن جو کر گزرے اللہ کے نبی کا فرمان سچا ہے۔ Accomodate کرو لوگوں کو راستہ دو جگہ دو۔ لوگوں کیلئے آسانیاں پیدا کرو۔

؎ کرو مہربانی تم اہل زمین پر　　　خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

ہمارا اسی طرح بچہ تھا دوست تھا انکا بھائی تھا گندا مندا بظاہر اس کا کردار قابلِ تعریف نہیں تھا نشئی بھی اور بھی کئی کمیاں تھی ماحول ایسا ملا تربیت ٹھیک سے نہ ہوسکی وہ کہتا ہے بھی مجھے رات کو داتا صاحبؒ خواب میں ملے اور مجھے انہوں نے سینے سے بھی لگایا ہے میں نے کہا یہ کیسے ہوا کہتا ہے عرس لگا ہوا تھا میں وہاں چلا گیا سالانہ عرس پر لاہور میں بہترین سفید سوٹ پہن کر گیا صحیح مایا لگی ہوئی تھی اور اچھی خوشبو ٹپ ٹاپ میں سڑک پار کرنے لگا تو ایک معذر آدمی پولیو جو ہے گندے کپڑے وہ کہتا ہے کوئی منووی سڑک پار کروائے میںوں وی کوئی دوسرے پاسے لے جائے میں وی جانا آئے داتا صاحب سارے جو ہیں سڑک پر کوئی سائیکل کوئی موٹر سائیکل گزر رہی ہے گاڑی گزر رہی وہ ڈر کر پیچھے ہو جائے وہ اپنی منتیں کرے اس کو کوئی لفٹ ہی نہیں کپڑے بھی گندے ہے بھی معذر کسگ کسگ کر چل رہا ہے منہ سے بھی جاگ نکل رہی ہے بال بھی الجھے ہوئے ہیں وہ کہتا ہے پتہ نہیں میرے دل میں کیا میں نے اس کو اٹھایا سینے سے لگایا اب ظاہر ہے جوان تھا دلیر تھا باہمت تھا تو میں راستہ بناتے بناتے فوراً اس کو تین چار سڑکیں پار کر کے داتا صاحب کے دروازے پر لے گیا پانچ روپے ہے تھے وہ بھی اس کو ہاتھ میں دے دیئے بس میں نے یہ کام کیا میں نے فرمایا آپ نے داتا صاحب کے مہمان کی اللہ کے بندے کی جس کے دل میں اللہ والوں کیلئے احترام تھا محبت تھی عقیدت تھی وہ بھی حاضری دینا چاہتا تھا تو بے لوث اس کیساتھ پیار کیا ہے تو گھر والے نے خواب میں آ کر تیرے ساتھ پیار کیا ہے۔

؎ کرو مہربانی تم اہل زمین پر　　　خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

ہماری بہت ساری نامرادیاں ہماری پیدا کرتا ہیں اللہ فرماتا ہے میں کسی کو غریب نہیں رکھنا چاہتا میں کسی کو نہیں بھوکا مارنا چاہتا میرا تو پلائن ہی یہ ہے میں تو ہر ایک کو چاہتا ہوں ہر ایک کو رزق ملے میں نے کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول بھیجے ہیں تا کہ یہ لوگ جہنم میں نہ جائیں تا کہ یہ کامیاب ہو جائیں جنت کے راستوں پر چلیں ان کی دنیا بھی سنور جائے ان کا دین بھی سنور جائے ان کی آخرت بھی سنور جائے یہ ایک آئیڈیل زندگی گزارے یہ میری خلافت کے حقیقی وارث بن سکیں جس کی خاطر میں نے فرشتوں کو بھی پیچھے کر دیا۔

فرشتوں نے کہا مولا کیا بنائے گا جو لڑے گا جو جھگڑے گا خون بہائے گا فتنے پیدا کرے گا ہم تیرے فرشتے ہیں تیری تسبیح کرتے ہیں تیری تحمید کرتے ہیں تیری توحید کے نعرے مارتے ہیں رکوع وسجود کرتے ہیں ہر وقت تیری پوجہ پارٹ کرتے ہیں تو خلافت کا تاج ہمارے سر پر رکھ دے۔ اللہ نے کہا تم آدم کو سجدہ کرو تو مسجودِ ملائک جو کو بنایا جائے اس کو جہنم میں بچنے کیلیئے تو نہیں بنایا جاتا اس کو ذلیل کرنے کیلیئے تو نہیں بنایا جاتا اس کو ڈوڈے مارنے کیلیئے تو نہیں بنایا جاتا اس کو رسوا کرنے کیلیئے تو نہیں بنایا جاتا جس کو سارے فرشتوں نے سجدہ کیا۔

ے فرشتہ لقب دینے سے میری تحمیر ہوتی ہے میں مسجودِ ملائک ہوں مجھے انسان ہی رہنے دو

اتنے انبیاء ومرسلین بھیجے کتابیں بھیجی اور ہر انسان کیساتھ روایات کے مطابق ساٹھ ساٹھ فرشتے لگائے جو اس کی حفاظت کرتے ہیں اس کے اعمال لکھتے ہیں وہ اس کی دوعاؤں پر آمین کہتے ہیں اللہ کی رحمتیں نچھاوڑ کرتے ہیں بہت سارے موقعوں پر وہ مرر ہا ہوتا ہے ڈوب رہا ہوتا ہے برباد ہو رہا ہوتا ہے اللہ ترس کھا کر ان کو بچاتا چلا جاتا ہے اس نے ہمیں جہنم میں بچنے کیلیئے کیوں بنایا نہ نا ایسا نہیں ہے۔

ے اس کو جاگ لگی یا سنوں آسی ازلوں شاہا ستھرے نہ آساں کتاباں پڑھیاں آسی آپ اپنے تے اترے

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ آپ فرماتے ہیں کہ

اے ظالم نفس پلیت چاہ کیتا اصل پلیت نہ سی

کن فیکون جتھوں فرمایا سی او تھے ہے سی

ہم اپنے آپ کو خود خراب کرتے ہیں اللہ نہیں کرتا۔

اللہ تعالی اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ اپنے بندوں پر رؤف بھی ہے رحیم بھی ہے وہ رحمان بھی ہے اس نے ہماری خیر کیلیئے کیا کیا کچھ نہیں کیا۔

اے حضرت انسان اللہ کے ان انعام واکرام کو ان نعمتوں کو ان عطاؤں کو اگر اپنے پیش نظر رکھے تو کسی لمحے سر سجدے سے ہی نہ اٹھائے کہ میرا سب سے بڑا محسن سب سے بڑا خیر خواہ جس نے مجھے سب کچھ عطا کیا بغیر کسی ڈیمانڈ کے عطا کیا بغیر میری کسی نیکی اور کمال کے عطا کیا جس نے میری اتنی خیر خواہی کی میں تن من سب اس پر قربان کر دوں گا تم اللہ کی ان عطاؤں کو تو زرہ حساب کرو۔۔

اللہ فرماتا ہے سنو

اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو ذکر کرو اگر صرف اسی کو اپنا معبود مانتے ہو اسی کو برحق سمجھتے ہو تو اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو اللہ نے جو جو نعمتیں دی ہیں خدا کے بندوں ان نعمتوں کا ذکر کیا کرو چرچا کیا کرو۔ اے میرے بندوں اگر تم میری نعمتوں کو گننا چاہو تو گن نہیں سکتے۔

ے جانور پیدا کیے تیری وفا کے واسطے کھیتیاں سرسبز ہیں تیری رضا کے واسطے

ے یہ چاند سورج ستارے ہیں تیری ضیا کے واسطے   یہ سارا جہاں تیرے لیے اور تو خدا کے واسطے

گر بتانے لگا ہوں چٹکی بجائیں آپ کی نیک خواہشات پوری ہوں

ے منزل کی جستجو میں کیوں رو رہا ہے راہی   اتنا عظیم ہو جا کہ منزل تجھے پکارے

تو ہی نادان چند کلیوں پر قناعت کر گیا   ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی تھا

اللہ ہمیں بہت کچھ دینا چاہتا ہے اس نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے ہم ہی نا سمجھ ہیں ہمیں لینے کا طریقہ نہیں آتا اللہ کی بارگاہ سے لینے کا طریقہ اللہ نے خود سیکھایا ہے۔

تمہیں جو جو کچھ میں نے دیا ہے تم اس کا ذکر کرو اس میری نعمت کو قبول کرو اس میرے احسان کو یاد کرو اس کی قدر دانی کرو اس کا تم مول ڈالو میرے کہنے کا میری نعمتوں کا میری بندہ پروریوں کا جو میں نے تمہارے شامل حال کی ہیں مجھے صلہ نہ دو تم کیا صِلہ دے سکتے ہو تم ان کا حق ادا نہ کرو تم کہاں حق ادا کر سکتے ہو اوئے خدا کے بندوں تمہیں جو جو کچھ دیا ہے کم از کم اسکی فہرست ہی بنا دو۔ فہرست بناؤ تم اس کی مجھے میری عزت کی قسم تم میری نعمتوں کی فہرست بناتے جاؤ تمہاری زندگی ختم ہو جائے گی تم میری فہرست نہیں بنا سکوں گے وہ اس لیے کہ جب تم میری فہرست بنانے لگو گے تو میں اور دیتا چلا جاؤں گا اور دیتا جاؤں گا۔

دامن ہی میرا تنگ تھا تیرے ہاں کوئی کمی نہیں

اویارا ے وی اوکھا کام اے وہ کہتا ہے تم صِلہ نہ دو صِلہ نہیں دے سکتے حضورﷺ بھی ساری رات اللہ سبحان تعالی کی بارگاہ میں رکوع وسجود کرتے سیدہ بی بی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ اے اللہ کے سوہنے نبی اللہ نے آپ کو بخش دیا جنت کے وعدے کیے ساری نعمتیں جو ہیں آپ کے سپرد کی رحمت العالمین بنایا خاتم النبین بنایا آپکو کیا کچھ نہیں دیا کتنے وعدے کیے آپ ساری ساری رات کیوں عبادت کرتے ہیں ہلکان ہوتے ہیں رو رو کر آنسو سے آپ کا مصلہ بھیگ جاتا ہے لمبے سجدے کرتے ہیں تلاوتیں کرتے ہیں تو حضورﷺ نے فرمایا

اے عائشہ جو اللہ نے مجھے نعمتیں عطا کی ہیں کیا میں ان کی گنتی بھی نہ کروں۔

کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں ہم اس کی نعمتوں کا۔۔

کوئی بندہ کہتا ہے مینو رب کی دیتا اے (نعوذ باللہ) اسے کسی بندے نے کہا یہ پکڑو پانچ لاکھ روپیہ اور ایک آنکھ مجھے دے دو میں اندھے بندے کو لگا دوں ایک آنکھ تیری ہو جائے گی ایک اس کی دونوں دیکھنا کہنے لگا نہیں نہیں چلو دس لاکھ لے لو کہا نہیں نہیں کہا چلو بیس لاکھ لے لو سوچ کر نہیں چلو پچاس لاکھ لے لو ایک آنکھ مجھے دے دو کہتا ہے نہیں کہا چلو ایک کان دے دو تیرا کان ایک کان کترا ہے اس کو لگوا دوں آج کل ہو جاتی پلاسٹ سرجری لوگ آنکھ کان پورا ماسک بھی لگوا لیتے ہیں۔ نہیں لوگ کان کترا کہیں گے چل پچاس لاکھ لے لینا کہتا ہے نہیں

چلو پھر اس طرح کرو ایک بازو مجھے دے دو ایک کروڑ روپیہ لے لو کہتا ہے کام خراب ہو جائے گا اس نے جسم کے سارے اعضا گنے ایک لاکھ لے لو اس نے کہا بے وقوف پچاس ارب اپنے ساتھ لے کر پھیر رہے ہو اور کہتے ہو مجھے اللہ نے کچھ نہیں دیا اور کیا چاہتے ہو۔

☆اللہ نے جو تمہیں پورا جسم دیا ہے دو آنکھیں دی ہیں دو کان دیئے ہیں تمہیں زبان دی ہے تمہیں پورا وجود عطا کیا ہے تمہیں اندھا پیدا نہیں کیا تمہیں گدھا پیدا نہیں کیا تمہیں حیوان نہیں بنایا تمہیں انسان بنایا ہے تمہیں اشرف المخلوقات بنایا ہے پھر تمہیں ایمان کی دولت دی ہے پھر تمہیں مسلمان بنایا ہے مومن بنایا ہے اپنے سوہنے محبوب کا تجھے امتی بنایا ہے تمہیں قرآن عطا کیا ہے اپنے محبوب کی حدیث عطا کی ہے تمہارے ساتھ جنت کے وعدے کیے ہیں تو اتنا کچھ لے کر بھی کہتا ہے کہ اللہ نے کچھ نہیں دیا نعمتوں کا حساب تو کرو ذرا تم

☆رات افطاری ہو رہی تھی ایک جگہ والد صاحبؒ اللہ انہیں جنت میں اعلی مقام ادا فرمائے (آمین) ہمیشرہ ایک دن کہنے لگی ابا جی ساڈھا گھر چھوٹا سا ہے دیکھوں نا لوگوں کے اتنے بڑے بڑے گھر ہیں والد صاحب فرمانے لگے بیٹی دیکھو وہ بھی تو لوگ ہیں جو خانہ بادوشت ہیں وہ بھی تو لوگ ہیں جو خیمے لگا کر زندگی گزارنے والے اللہ نے تو پھر اپنا گھر دیا ہوا ہے پھر اللہ تعالی نے دیکھو بیٹی ہمیں انسان بنایا ہے سادہ الفاظ میں ہم بھی چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے اگر گدا بنا دیتا تو مالک سارا دن ڈانڈے مارتا رہتا ہم کیا کر لیتے ڈنڈے ہی کھانے تھے پھر گدھوں کو ڈنڈے پڑیں آپ روک سکتے ہیں مالک ہے جو مرضی کرے تو اللہ نے گدھا نہیں بنا دیا تو ہمیں پھر بات سمجھ میں آئی۔

قرآن میں اللہ فرماتا ہے

دوسروں کی نعمتیں دیکھ کر دوسروں پر فضل دیکھ کر دوسروں پر حسد نہ کیا کرو تم جلا نہ کرو تم رشک کیا کرو اور اللہ سے دعا کیا کرو کہ مولا اس کو جو نعمتیں عطا کی ہیں اس کو سلامت رکھ جو کرم اس پر ہوا ہے مولا تجھے اس کرم کا واسطہ ہمیں بھی وہ کرم عطا فرما۔

شکر کامیابی کی کنجی ہے۔

حضرت داتا صاحبؒ کشف المحجوب میں شکر کی تعریف لکھتے ہیں

شکر جو ہے ہر نئی شے کا پیش خیمہ ہے۔

جب اللہ کوئی کرم کرتا ہے جب اللہ کوئی فضل کرتا ہے کوئی نعمت دیتا ہے اولاد کی صورت میں بیوی کی صورت میں شوہر کی صورت میں گھر کی صورت میں سواری کی صورت میں کوئی نعمت تندرستی کی صورت میں اللہ کوئی نعمت عطا کرتا ہے اور بندہ اس پر اظہارِ تشکر کرتا ہے دلوں وجان سے اللہ پر فدا ہو جاتا ہے اس کے کرم پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے تو داتا حضور فرماتے ہیں اس نے یہ عمل کیا ہے اللہ اس کیلئے اور نعمتوں کے دروازے کھولنا شروع کر دیتا ہے اور نعمتیں دیتا ہے ہر نعمت شکر کی متقاضی ہے جب شکر ہوتا ہے اللہ کہتا ہے میں نعمتیں اور بڑھا دوں گا اگر تم ناشکری کروں گے شکر کا معنی ہوتا ہے قدر دانی کرنا کسی کے احسان کو دل سے قبول کرنا۔

☆اگر چاہتے ہو ہر کامیابی خوشی آپ کا مقدر بن جائے تو آج کے بعد نہ اللہ سے گلے شکوے نہ رسول اللہ ﷺ سے گلے شکوے نا پیر و مرشد سے گلے شکوے نا باپ سے نا ماں سے نا شوہر سے نا بیوی سے نا بچوں سے (ان شاء اللہ)

☆سرکار ﷺ فرماتے ہیں عورتوں کی یہ کمزوری ہوتی ہے کہ شوہر اپنا تن من دھن ہر شے بھی اس پر لٹا دے نا تو پھر بھی کہتی ہے جب سے تیرے گھر آئی ہوں بھوکی مر گئی ہوں پندرہ سال ہو گئے ایک دفعہ نیا سوٹ نہیں لا کر دیا اگر کہو نا ایک سوٹ اندر الماری میں رکھ دو تو کہی گئی اندر جگہ ہی کوئی نہیں ہے میں کدھر رکھوں لے جاؤ کہی اور جا کر لگاؤ الماری میں نیا سوٹ رکھنے کی جگہ کوئی نہیں اتنے سوٹ ہیں اتنی نعمتیں ہیں سارا کچھ موجود ہے لیکن جب بھی بولنا ہے تو ناشکری بولنا ہے شکر نہیں کرنا۔

اب اللہ تو نظر نہیں نا آتا بندے تو نظر آ رہے ہیں سرکار ﷺ نے فرمایا

جو اللہ کے بندوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا وہ اللہ کا بھی نہیں کر سکتا۔

ماں باپ تو نظر آ رہے ہیں گندگی کے کیڑے والی حالت تھی ہماری انہوں نے ہماری آبیاری کی ہمیں پالا پوسہ ہماری ہر جگہ نیکِ داشت کی پرورش کی ہمیں پال کر جوان کیا ہماری ہر ضرورت پوری کرتے رہے جب جوان ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ساڈھے لیے کی کیتا جے اور تمہیں کیا کھولی مار دیتے کیا کرتے۔ جوان بے چاروں سے ہوسکا انہوں نے سارا کچھ کیا ہے اولاد بولتی ہمیں کیا دیا ہے ہمارے لیے کچھ بھی نہیں کیا اور جس وقت یہ کھِلے شکوے ہوتے ہیں اور یہ بندوں سے شروع ہوتے ہیں فرمایا

جو بندوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا وہ اللہ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔

تم بندوں کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا شروع کر دو اللہ تمہیں اپنی نعمتوں کا بھی شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

☆سرکار ﷺ فرماتے ہیں اگر کسی میں 99 خامیاں ہیں اور ایک خوبی ہے تم اس خوبی کا اتنا ذکر کرو کہ خامی کی طرف دھیان ہی نہ کرو خوبی کا ذکر کرتے جاؤ اور اتنا کرو کہ وہ 99 خوبیاں بن جائیں گی اور خامیاں ختم ہو جائیں گی۔

جب کسی کو کہا جاتا ہے تو چاول ہے تو پاگل ہے تو گدھا ہے تو کتا ہے تو کمینہ ہے تو کنجری ہے تو کنجر ہے وہ کہتا ہے بدنالوں بدنام بُرا بُرے تو بن ہی گئے ہیں اب بُرے بن کے دیکھائیں گے تو وہ اصلاح کے راستے بند ہو جاتے ہیں بند ہو جاتے ہیں اور جب کسی پر الزام لگایا جاتا ہے۔

☆یہ اصول ہے قانون کا بھی فقہ کا بھی اور یہ دنیا کا بھی دستور ہے جب آپ کسی کے بارے میں کوئی بات کہیں کوئی الزام لگائیں کوئی بُرا کلام کریں آپ پر لازمی ہے کہ آپ اس کو ثابت کریں (You have to Prove it, You Have to Justify it) ورنہ آپ جھوٹے ثابت کیے جائیں گے آسی جوتے پڑے گے تجھے تو جب کسی کے اندر عیب بیان کریں کہ وہ یہ بھی ہے وہ فلاں بھی ہے تو وہ پھر ہمیں ثابت کرنا پڑے گا وہ ہماری ڈیوٹی بن جائے گی ہم کیسے ثابت کریں گے الزام لگانا بڑا آسان ہے چغل خوری کرنا شرارتیں کرنا لگائی بجائی کرنا اگر کسی کی خوبی بیان کریں۔

☆ آپ کہیں بلال بہت پیارا بچہ ہے نیک بچہ ہے پانچ وقت کا نمازی ہے جب کوئی ان کے گھر آئے تو کبھی بھوکا نہیں آیا کبھی پیاسا نہیں آیا بڑی اچھی نعتیں پڑھتا ہے ماشاءاللہ قرآن بھی اچھا آتا ہے اب مجھے کوئی ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب وہ خود ثابت کرے گا میں واقعی ایسا ہوں آپ نے جتنے اوصاف بیان کیے ہیں اگر آپ کسی کی اصلاح چاہتے ہیں کسی کو بدلنا چاہتے ہیں اس کی خامی کا کوئی ذکر نہ کریں اس کے اندر خوبیاں تلاش کریں نہیں ہیں تو جھوٹی کر دیں کوئی نہ کوئی بات جوڑیں اس کے ساتھ جو اس کیلئے بہتری کا سبب ہو جو اس کے دل کو تسکین دے سکے جو اس کی عزتِ نفس کو تپکی دے سکے جو اس کے دکھوں اور غموں کا مداوا کر سکے ساری دنیا شرابی کہتی ہے زنی کہتی ہے جوار یہ کہتی ہے بے غیرت کہتی ہے بے نماز کہتی ہے بے روزگار کہتی ہے جب ایک طرف سے آواز آتی ہے محترم خواجہ عبدالرشد صاحب السلام وعلیکم ورحمتہ آئیں میرے پاس بیٹھیں تشریف لائیں سخت گرمی ہے تو میرے ساتھ کھانا کھالیں روٹی کھالیں وہ سوچتا ہے مجھے تو سارے لات مارتے ہیں دھکے دیتے ہیں یہ کون ہے جو مجھے پیار کر رہا ہے عزت کر رہا ہے احترام دے رہا ہے اس کی اصلاح کا عمل شروع ہو جائے گا۔

عطاءاللہ شاہ بخاریؒ بیان فرماتے ہیں سرکار ﷺ کی حدیث ہے

جب کھانا کھانے لگو تو جو بھی قریب ہو اسے بھی کھانے کی دعوت دیا کرو یہ شریعت محمدی ﷺ ہے یہ تہذیبِ محمدی ﷺ ہے تو حدیث پڑی اتفاق سے اسی وقت کھانا بھی آ گیا اور کام والا واش روم کی صفائی کرنے بھی آ گیا اب میں پریشان ہو گیا میں شاہ صاحب ہوں میں سیدزادہ ہوں میں سید ابن سید ابنِ سید عالم ابنِ عالم ابنِ عالم حفظ ابنِ حفظ ابنِ حفظ حاجی ابنِ حاجی ابنِ حاجی یہ چوڑا یہ دو ٹکے کا انسان کیا کروں جو شیطان وسوسہ ڈالتا ہے فوری طور پر ہم اس کو ہاتھ گندے منہ گندا ہر چیز گندی ہاتھ میں گندا جاڑو پکڑا ہے گندا دابرا پکڑا ہے غلیظ کی کیفیت ہے اس کی اب میں نبی کی بات مانو یا شاہ صاحب کی بات مانو میں پریشان ہو گیا اس وقت میں شاہ صاحب بنو یا مسلمان صاحب بنو نبی کی بات مانو یا اپنے نفس کی بات مانو میں شاہ صاحب بن کر اوپر درجے پر جا بیٹھوں یا مسلمان بن کر اپنے نبی کا حکم مان کر اس کو دعوت دوں کافی دیر ٹاسل چلتی رہی سوچ آئی یار چلو آج تھوڑی دیر کیلئے شاہ صاحب نہیں بنتے مسلمان صاحب بنتے ہیں نبی کی بات مانتے ہیں دیکھتے ہیں اس میں کیا حکمتیں ہیں کہا اور مضان ماسی میرے بھائی ہاتھ دھو کر آؤ میرے ساتھ کھانا کھالو اس کے بعد صفائی کر لینا رمضان ماسی کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا میں کیا سن رہا ہوں شاہ صاحب قبلہ عزت ماب پیر ومرشد سید پاک مجھے اس نے کہا حضور میں سمجھا نہیں او میرے بھائی اس طرح کرو ہاتھ دھولو پہلے کھانا کھالو میرے ساتھ کیونکہ کھانا آ گیا ہے تو بعد میں صفائی کر لینا اس نے کہا شاہ جی پانچ سات جوتے مار لو کوئی تکے مار و تھپڑ مار لو اتنا ظلم نہ کرو میں تو ایک گھٹیا سا انسان تو سی سید بادشاہ میں آپ کیساتھ بیٹھ کر کھانا کھاؤں او نہیں اوئے ہمارے نبی ﷺ نے یہی فرمایا ہے آج شاہ صاحب نہ سوچو میرے نبی کا یہی حکم ہے کھانا آ جائے جو بھی پاس ہو اس کو دعوت دو تم ہاتھ

دھو جب تک میرے ساتھ نہیں بیٹھو گے کھانا نہیں کھاؤ گے میں نے بھی نہیں کھانا کھانا اس نے کہا شاہ جی یہ بات ہے ٹھہر جائیں ابھی تھوڑی دیر میں ابھی آیا گھر گیا اپنی بیوی کو لیا بیٹیوں کو لیا بیٹوں کو لیا اپنے سارے خاندان کو لے کر آپ کے قدموں میں آ کر کہا اگر آپ کے نبی نے یہ تعلیم دی ہے یہ تہذیب محمدی ہر ایک کو عزت واحترام دیتی ہے تو شاہ صاحب پہلے آپ ہمیں کلمہ پڑھائیں کھانا بعد میں کھائیں گے۔

فرمانے لگے میں اتنے سال شاہ شاہ بن کر بیٹھا رہا وہ رمضان مسی آتا رہا صفائیاں کرتا رہا آج میں مسلمان بنا اپنے نبی کے حکم پر عمل کیا اس کا نتیجہ یہ نکلا وہ پورے خاندان نے اسلام قبول کر لیا

اسی لیے علامہ اقبال نے کہا تھا

؎ یوں تو سید بھی ہو مرزا بھی ہو   او تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تم مسلمان بھی ہو

ہمارے اندر مسلمان ہونے کی کمی ہے تو لوگوں کا شکریہ ادا کریں آپ ایک ذمہ دار ادارے میں بیٹھے ہیں مرکز مجددیہ تبلیغ دین کا کام کرتے ہیں لوگوں کی خامیاں عیب نہ ڈھونڈا کریں خوبیاں تلاش کیا کریں اس کا فائدہ یہ ہے۔

سرکار ﷺ فرماتے ہیں

جو دوسروں کی خوبیوں پر نظر رکھتا ہے اگر اس بے چارے میں نہ بھی ہو تو اللہ پیدا کر دیتا ہے وہ نعمت دے دیتا ہے اس کو اور جو عیب تلاش کرتا رہتا ہے اچھالتا رہتا ہے وہ عیب اس میں نا بھی ہو اللہ اس کے اندر پیدا کر دیتا ہے۔ یہ پکی بات ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ دیکھوں نا یہاں اگر دو سو لوگ ہیں ہر ایک میں پانچ پانچ عیب تلاش کرے تو کتنے عیب ساتھ لے کر گئے ایک ہزار عیب اور اگر خوبیاں تلاش کریں ہر ایک میں پانچ پانچ خوبیاں ڈھونڈنی ہیں زیادہ بھی ہو سکتی ہیں۔ تو کتنی خوبیاں ساتھ لے کر گئے جتنی خوبیاں آپ ساتھ لے کر گئے اللہ نے آپکو اجر بھی دے دیا ثواب بھی دے دیا آپ کے اندر پیدا کر دیئے وہ مرنے نہیں دے گا پیدا کر کے چھوڑے گا نہیں بھی دے پائے گا تو اجر و ثواب لکھ دے گا قیامت کے دن وہ مل جائے گا۔

☆ اللہ کا شکر ادا کرنا جو سب سے بڑی میرے اور آپ کے اندر کمی ہے ہمیں جو بہت ساری نعمتیں برکتیں نہیں ملتی اس کا سبب یہ ہے کہ ہمارے اندر اس وصف کی کمی ہے۔

نصف اسلام شکر کا نام ہے نصف اسلام صبر کا نام ہے۔

شکر سرکار ﷺ نے فرمایا

چار چیزیں اللہ نے جس کو دے دی مطمئن رہے اللہ نے اس کو دنیا کی ہر خیر دے دی آخرت کی بھی ہر خیر دے دی۔

چار خوبیاں ہیں چار وصف ہیں۔

☆ایسا دل عطا ہو جس کا دل شکر کرنے والا ہو۔

☆ایسی زبان دے جو اللہ تعالی کا ذکر کرنے والی ہوں گی ۔

☆ایسا جسم دے جس میں اگر تکلیف آ جائے تو صبر کرنے والا ہو۔

☆اور ایسا شریک حیات ایسی بیوی جو اس کے مال عزت کی حفاظت کرنے والی ہو۔

مرد کیلیئے بھی یہی ہے اپنی بیٹی کو عزت دینے والا ہوں۔ اس کی عزت اور مال کی حفاظت کرنے والا ہو

شکر کے آگے تین درجے ہیں

☆سب سے پہلے دل سے اس نے میرے ساتھ مہربانی کی ہے حضورﷺ نے فرمایا وہ جنتی ہے وہ جنتی ہے حضور کون جنتی ہیں فرمایا جو اپنے بہن بھائی کو بیٹھے بیٹھائے خوش کر دے کس طرح خوش کیا؟ کپڑوں کا جوڑا لے گیا لو حضور میری طرف سے عید آ رہی ہے پانچ سو آج یہ بچوں کیلیئے افطاری ہو جائے اعتکاف بیٹھ رہے ہیں یہ تھوڑا سا میرا ابھی ہدیہ ہو جائے اسے توقع نہیں تھی اچانک نعمت آ جائے خوش ہو جائے گے ۔ ہمیں جنت مل گئی پچاس روپے سو روپے پانچ سو روپے میں ایک کپڑے کے جوڑے سے بچوں کو پنسل دینے سے ویسے ہی تھپکی دے دو خوش ہو جائے گا معمولی تھپکی دینے سے جنت پنسل دینے سے جنت لولی پاپ دینے سے جنت دس روپے کی قلفی کھلانے سے جنت ہم کیوں نہیں ایسی جنتیں سمیٹے اللہ فرماتا ہے

تم میرے بندوں کو خوش کرو میں تمہیں خوش کر دوں گا۔ ہم ساری باتیں تو بیان کرتے ہیں لیکن ان کو سمٹنے کی کوشش نہیں کرتے ہم بہت سی نیکیاں کما سکتے ہیں چوبیس گھنٹے کما سکتے ہیں ۔

تو سب سے پہلا وصف شکر کا یہ ہے کہ دل سے شکر کرنا

☆دوسرے نمبر پر زبان سے اظہار کرنا

ایسے بھی بدنصیب ہوتے ہیں ان کے ساتھ ساری زندگی کسی نے خیر کی ہوتی ہے لیکن انہوں نے بھول کر بھی اس احسان کو قبول نہیں کیا ہوتا۔

تو آپ جب احسان کریں گے شفقت کریں گے پیار کریں گے محبت کریں گے دنیا کا بھی دستور ہے Tit For Tat جیسا بو گے ویسا کاٹو گے جیسا منہ ویسی چپل جیسی روحیں ویسے فرشتے شکر کا دوسرا درجہ یہ ہے زبان سے اعتراف کرے۔

☆ تیسرا درجہ یہ ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کریں عمل سے ثابت کرنا یہ ہے آپ کا انداز اور آپ کی ادائیں جو ہیں اس بات کی عکاسی کریں کہ آپ کو جو کچھ ملا ہے یہ اس کے کرم سے ملا ہے اور اگر کوئی ظاہری سبب بنا ہے ماں باپ بنیں ہیں بیوی بنی ہے شوہر بنا ہے کوئی دوست بنا ہے شیخ بنا ہے کسی کی دعا بنی ہے تو اس کیلیئے نا صرف دعا کی جائے بلکہ اس کی دل آزاری نہ کی جائے حضورﷺ فرماتے ہیں

بنی اسرائیل میں تین لوگ تھے مفلس او و قلاش تھے بعض روایات میں ایک بلائنڈ تھا اور لنگڑا تھا با ہر حال تینوں معذر تھے مفلس اور قلاش

تھے اللہ سے دعائیں کرر ہے تھے مولا تو ہمیں آنکھیں دے گنجا پن ٹھیک ہو جائے ہم تیرا بڑا شکرادا کریں یہ ہو جائے وہ ہو جائے تو اللہ تعالی نے امتحان لینے کیلئے فرشتے بھیجے اوران کی دعاؤں کے مطابق انکی ہر خواہش پوری کی ایک کو بکری دے دی ایک کو اونٹنی کا بچہ دے دیا ایک کو گائے کا بچہ دے دیا پھراس میں ایسی برکت پڑی کہ پورے پورے ریوڑ بن گئے وہی فرشتے دوبارہ انسانی شکل میں بھکاری بن کر آئے کہا یہ تجھے اتنا کچھ اللہ نے دیا ہے کسی کی دعا سے ملا ہے ہمیں بھی بکری کا دودھ دے دیں گائے کا دودھ یا فلاں نعمت دے دو تو دو نے کہا یہ تو ہماری جدی پوشتی پروپراٹی ہے یہ تو ہم نے اپنی محنت اور کوشش سے کمایا ہوا ہے تو کون ہے چل دفعہ ہو جا نکل جا یہاں سے اس نے کہا ٹھیک ہے اگر ایسا ہے تو جیسے پہلے تھا اللہ تجھے ویسا ہی کر دے ایک نے قدر افزائی کی اور کہا مجھے یاد ہے میں مفلس تھا اندھا تھا کچھ میرے پاس نہیں تھا اور ایک اللہ والا آیا تھا اس نے دعا بھی دی تھی اور یہ ایک گائے کا بچہ بھی دیا تھا اللہ نے اس میں اتنی برکت ڈالی آج ریوڑ بن گئے ہیں میں پہچان رہا ہوں تو وہی شخص ہے جو چاہئے لے جا بیشک سارا ریوڑ لے جا اس نے کہا مجھے کسی شے کی ضرورت نہیں اللہ تیرا شکر چیک کرنا چاہتا تھا اللہ تمہیں اور اس میں برکت عطا کرے تو اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر یہ ہے کہ اس نے ہمیں جو نعمتیں دی ہیں ان کا غلط استعمال نہ کریں آنکھیں دی ہیں غلط استعمال نہ ہوں کان دیئے ہیں غلط استعمال نہ ہوں زبان دی ہے غلط استعمال نہ ہوں ہاتھ دیئے ہیں پاؤں دیئے ہیں غلط استعمال نہ ہوں اپنے وجود سے اس رب کی نافرمانی نہ کرے اگر اس نے مال دیا ہے اس مال کا غلط استعمال نہ ہو اولاد دی ہے تو اولاد کی صحیح نیک داشت کرے ماں باپ کی نعمت دی ہے تو ان کی خدمت کرے۔

حضورﷺ نے فرمایا

وہ بخشا گیا وہ بخشا گیا وہ کامیاب ہو گیا جس کو زندگی میں ماں باپ ملے اس نے ان کی قدر افزائی کر کے جنت حاصل کی جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا

وہ مارا گیا وہ مارا گیا وہ مارا گیا آپ نے فرمایا آمین جس کو ماں باپ ملے اس نے اپنی بخشش کا سامان نہ کیا جس کو رمضان ملا اس نے اپنی بخشش کا ساماں نہ کیا دیکھو رمضان المبارک کے کچھ دن باقی ہیں آگے اعتکاف کی سعادتیں باقی ہیں اللہ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے دو حج اور دو عمروں کا ثواب ہے لیلۃ القدر کا ثواب ہے۔

☆ایک اور بات جس کی طرف میری اور آپ کی اکثر توجہ نہیں جاتی دیکھو جب سرکارﷺ فرماتے ہیں کہ اس نے جنت حاصل کر لی وہ کامیاب ہو گیا دیکھو ہمارے لیے جنت اور کامیابی یہ ہے ہماری اولاد بھی ٹھیک ہو ہمارا گھر بھی ٹھیک ہو ہماری صحت بھی ٹھیک ہو ہماری ضروریاتِ زندگی بھی ٹھیک ہوں اللہ مفلسی اور گناہوں سے بچا کے رکھے شیطانوں سے بچا کر رکھے دشمنوں سے نفس سے جب ساری غفلتوں سے بچیں گے تو اس کا مطلب ہے جنتی اس کا مطلب ہے کامیاب فرمایا یہ مہینہ آ گیا جو طریقہ تمہیں سکھایا ہے تم اس کے مطابق ان

شب وروز کو گزارو تمہاری ہر ضرورت اللہ اپنے کرم سے اسی مہینے میں پوری فرمائے گا جو نعمتیں دی ہیں ان کو اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کریں اس کے حکم کے خلاف استعمال نہ کرے ایک اس کا پہلو یہ ہے کہ اللہ کی مخلوق کو اس سے نفع دے فائدہ دے۔ تم میں بہتر وہ ہے جو اللہ کی مخلوق کو زیادہ نفع عطا کرتا ہے۔

آج کا پیغام

☆ہم نے دوسروں کے عیب نہیں تلاش کرنے خوبیاں تلاش کرنی ہیں اور ان کا ذکر بھی کرنا ہے۔

☆اللہ نے ہمیں جتنی نعمتیں دی ہیں ان کی فہرست بنانی شروع کرنی ہے۔

☆جس جس نے ہم پر احسان کیا ہے محبت کی ہے شفقت کی ہے دعائیں دی ہیں دلاسے دیئے ہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے تھے جس نے مجھے ایک حرف بھی بتایا ہے علم کا خیر کا اس نے مجھے اپنا غلام بنالیا ہے وہ چاہے مجھے غلام بنا کے رکھے یا بیچ ڈالے یا آزاد کردے اس نے میرے ساتھ اتنا احسان اتنا کرم کیا ہے کہ مجھے خیر کی بات بتائی ہے یہ ہے احسان یہ ہے شکر تو جس جس نے ہمارے ساتھ شفقت کی ہے اچھا جنہوں نے ظلم کیے ہیں زیادتی کی ہیں ان کا چرچا کرنے سے فائدہ کوئی نہیں سینہ سڑے گا۔

☆مجھے کل کسی ساتھی نے پوچھا کہ مجھے ایک بہت بُرا خواب آیا ہے اور میں نے خواب میں دیکھا ہے کتے ہیں بلے ہیں ثور ہیں سانپ ہیں میرے پیچھے بھاگتے میں جتنا خیال کروں مجھے اور وحشت ہوتی ہے۔

میں نے کہا بات سنو یہ دنیا کا بھی اصول ہے قرآن حدیث میں بھی ساری بات لکھی ہے۔حضرت صاحبؒ فرماتے تھے یہ جادو جو ہے یہ نظر بد جو ہے یہ حسد جو ہے شر جو ہے یہ پورا لاؤلشکر لے کر آپ کے پیچھے چڑھ جائیں وہ کھوٹی کوٹی آپ کو نقصان نہیں دے سکتی آپ کا بال بھی نہیں توڑ سکتی بال ٹھیرا بھی نہیں کر سکتے اس کا آپ نے فرمایا طریقہ یہ ہے جونہی اس طرح کی بُری خواب آئے یا خیال آئے یا وسوسہ آئے تو فورا تین بار پڑھو لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بائیں طرف منہ کر کے تین بار تتکار دو اور اس کا اثر فوراذائل ہو جائے گا اور پھر اس کو یاد ہی نہ کرے تصور میں لائیں ہی نہیں کسی سے ذکر تک نہ کریں کوئی نقصان نہیں آپ کو اگر وہ شیطانی وسوسہ دوبارہ آئے کہ خواب میں آگ لگی ہوئی تھی کتے بھاگ رہے تھے کتے بھوک رہے تھا سانپ پیچھے چڑھ گیا تھا اگر خیال آنے لگے اس میں مصروف نہ ہوں بلکہ اس کی بجائے آیت الکرسی پڑھنا شروع کردیں اور وہ بھی تصور کریں کہ میں دیکھ کر پڑھ رہی ہوں۔۔

☆تین بار پڑھنے سے پہلے پہلے وہ وسوسہ بھاگ جائے گا جس وقت ہم اس میں مصروف ہوتے ہیں اس کا ورد شروع کر دیتے ہیں اس کی تسبیح کرنا شروع کر دیتے ہیں فلاں دشمن ہے فلاں شرارتی ہے فلاں یہ ہے فلاں کمینہ ہے فلاں سانپ ہے فلاں بچھو ہے پھر اس دوران شیطان پھر اپنا کام کرتا ہے جنات اپنا کام کرتے ہیں نظر بد اپنا کام کرتی ہے اگر ان کو اپنے اوپر سوار نہ ہونے دیں اس کی بجائے آیت

الکرسی کوسوار کرلیں لاحول کوسوار کرلیں اللہ کے ذکر کوسوار کرلیں تصور شیخ کوسوار کرلیں تو اسی وقت دفع ہو جائے گا کچھ نہیں آپ کا بگڑے گا تو اس کو سمجھایا کہ تم اس چکر میں نہ پڑو اپنی بیگم کو بھی یہ بات سمجھاؤ خوابوں پر کوئی کنٹرول نہیں خواب میں اگر آپ بادشاہ بن جائیں تو بادشاہ نہیں بن جاتے خواب میں اگر کوئی سانپ بچھو نظر آئے تو یہ نہیں کہ اس نے کاٹ لیا ہے اس میں پیغام ہوتا ہے کوئی ایسی ضروری خواب ہو ایسے وبا وقت میں آئی ہو تو اپنے استاد سے عالم سے شیخ سے رہنمائی لی جائے لیکن اس میں مصروف نہ ہوں تو برائی اگر کسی میں ہو بھی تو اس کا ذکر نہ کریں خوبیوں کا ذکر کریں شوہر ہے بیوی ہے بچے ہیں اس کا ذکر نہ کریں خوبیوں کا کریں ان شاء اللہ وہ خوبیاں بڑھتی جائیں گی خامیاں کم ہوتی جائیں گی ایک وقت آئے گا آپ کی صرف خوبیاں ہی خوبیاں رہ جائیں گی اس کے اندر بھی آپ کے اندر بھی **اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)**